احسان الٰہی ظہیر

مرزائی معتقدات

وہ عقاید جو مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ اور جدا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک عقیدہ مرزا غلام احمد پر جبریل امین علیہ السلام کے نزول کا بھی ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ السلام کے ملاءِ اعلیٰ کے پاس منتقل ہو جانے کے بعد جبریل امین کسی کے لیے وحی لے کر نازل نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے۔ ادھر مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا محمود کہتے ہیں کہ:

"میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی اور ایک اور طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے، وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جبریل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبریل نہیں آتا کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبرائیل اب بھی آتا ہے"۔[1]

اور خود مرزا غلام احمد رقمطراز ہیں:

"آمد نزد من جبریل علیہ السلام و مرا برگزید و گردش داد انگشت خود مرا و اشارہ کرد خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت"۔[2]

"یعنی میرے پاس جبرائیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور

---

[1] الفضل قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء [2] مواہب الرحمٰن ص۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے [1]

اور مرزائی صرف یہی عقیدہ نہیں رکھتے کہ جبریل امین علیہ السلام مرزا غلام احمد پہ نازل ہوتے تھے بلکہ ان کا نظریہ یہ بھی ہے کہ وہ وحی و کلام ربانی لے کر نازل ہوتے بالکل اسی طرح وحی اور اسی طرح کا کلام جس قسم کا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوا کرتا تھا اس لیے غلام قادیان پہ نازل شدہ وحی کو ماننا بھی اسی طرح ضروری اور لازمی ہے جس طرح قرآن حکیم کو ماننا ضروری تھا۔ چنانچہ مرزائی قاضی محمد یوسف قادیان لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پہ مامور ہیں، جماعت احمدیہ کو اس وحی اللہ پہ ایمان لانا اور اس پہ عمل کرنا فرض ہے کیوں کہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا جب کہ اس پہ ایمان لانا اور اس پہ عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔

یہ شان بھی صرف انبیاء کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پہ ایمان لایا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا اور بعدہٗ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ کی (مرزا غلام احمد) کی نبوت کی دلیل ہے"[2]

اور خود غلام قادیان کہتا ہے:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ میں ان الہامات پہ اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پہ اور خدا کی دوسری کتابوں پہ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"[3]

نیز:

"مجھے اپنی وحی پہ ویسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن حکیم پر"[4]

---

[1] حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ مصنفہ مرزا احمد [2] النبوۃ فی الالہام ص ۲۸ مؤلفہ قاضی محمد یوسف قادیانی
[3] حقیقۃ الوحی ۲۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد [4] تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۴ مصنفہ غلام احمد

اور مرزائیوں کا نامور مبلغ جلال الدین شمس مرزا غلام احمد کے دعاوی و اقاویل کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے :

"ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید، تورات اور انجیل کا" [1]

اور چونکہ مرزائی مرزا غلام احمد کے ہفوات کو کلام الٰہی کا درجہ دیتے اور قرآن حکیم کے مماثل قرار دیتے ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اس نظریہ کو عقائد اساسی میں داخل کر لیا ہے کہ ہر وہ حدیث رسول ہاشمی علیہ السلام جو مرزا غلام احمد کے مخالف ہو مردود اور غیر صحیح ہے۔ اگرچہ وہ بالذات صحیح ہی کیوں نہ ہو اور اس کے برعکس اگر کسی موضوع حدیث سے بھی مرزا غلام احمد کے کسی قول کی تصدیق ہوتی ہو تو وہ حدیث صحیح اور مقبول قرار پائے گی چنانچہ مرزا محمود گوہر فشاں ہیں :

"مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے جو باتیں ہم نے سُنی ہیں وہ حدیث و روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آں حضرت صلعم کے منہ سے نہیں سنی۔ پس سچی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے" [2]

اور اسی اخبار الفضل کے ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء کے شمارہ میں یہ بھی شائع ہوا کہ :

"ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے کہ احادیث جنہیں ہم نے اپنے محدود و ناقص علم سے صحیح سمجھا ہے ان کے مقابلہ میں مسیح موعود (غلام قادیانی) کی وحی رد کر دینے کے قابل ہے۔ اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ اس طرح تو اسے مسیح موعود کے دعاوی صادقہ سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ وہ احادیث جن سے آپکا دعوےٰ ثابت ہوتا ہے ...... یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں مگر خدا کے مامور نے جب اپنے دعوے کا صدق الہامات کے ذریعے پیشگوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو حکم و عدل مان لیا اور جس حدیث کو آپ نے (مرزا غلام احمد) نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے متشابہ قرار دیا اسے ہم نے محکم کے تابع کر لیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی کیونکہ حدیث تو راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی

---

[1] منکرین صداقت کا انجام ص ۹۹ مصنفہ جلال الدین شمس [2] اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء

اور ہم کو معلوم نہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت کیا فرمایا مگر خدا کا زندہ رسول (غلام قادیانی) جو ہم میں موجود تھا۔ اس نے خدا سے یقینی علم پا کر امر حق پر اطلاع دی اور جب اتباع کامل نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ہم اسے قابل تاویل سمجھیں گے اس لیے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود (غلام احمد) سے سنی وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں جسے حدیث نبی بتایا جاتا ہے"[1]

اور مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ اور غلام احمد کے فرزند مرزا محمود نے تو قادیان میں خطبۂ جمعہ دیتے ہوئے واشگاف الفاظ میں یہاں تک کہہ دیا:

"پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعہ ملتا ہے۔ یوں اپنے طور نہیں مل سکتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لیے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے۔ پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے آپ علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لیے یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ والا قرآن نہ ہوگا۔ بلکہ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ والا قرآن ہوگا ....

اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو"۔[2]

---

[1] اخبار الفضل قادیان ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء [2] خطبۂ جمعہ مرزا محمود مندرجہ الفضل مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء